"قتال" میں تو ہر طرح کی غیر اخلاقی حرکات کا مظاہرہ ہوتا ہے، لیکن "جہاد" عام دنیاوی جنگوں کے برعکس اعلیٰ ترین مقاصد کے لیے بوقت ضرورت کیا جاتا ہے۔ جہاد کے معتبر ہونے کے لیے "غلبہ دین" واحد شرط ہے۔ اس کی بنیاد درج ذیل حدیث ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: کوئی مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی ناموری کے لیے جہاد کرتا ہے، جبکہ کوئی شخص ذاتی بہادری دکھانے کے لیے میدان جہاد میں کود پڑتا ہے۔ اب "فی سبیل اللہ" مجاہد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا **"جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑے صرف وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔"** [بخاری، الجہاد ح:۲۸۱۰] معلوم ہوا کہ بوقت جنگ اللہ کے دین کو سربلند کرنے کی نیت ہونا شرط اول ہے۔ لوٹ (مال غنیمت) کی خواہش، ناموری کی طلب اور حمیت وشجاعت کا اظہار ہرگز مقصود نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ایک بہترین عمل کے ضائع ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ (جاری ہے)

موت العالِم موت العالَم

(۱) مفتی عبدالرحمٰن رحمانی قاضی دارالقضاء الشرعی جماعۃ الدعوۃ ۶ محرم ۱۴۳۱ھ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۹ء بروز منگل ۶۵ برس کی عمر میں فرزندانِ توحید وسنت کو سوگوار چھوڑ کر رخصت ہو گئے۔ ﴿إنا لله وإنآ إليه راجعون﴾ آپ مفسر قرآن، خطیب، فقیہ، مصنف اور منصف تھے۔ ۱۹۵۰۰ سے زائد فتوے صادر کیے۔ باقیاتِ صالحات میں "جہادِ افغانستان، صلاۃ الرسول ﷺ، مسائل عشر کا تحقیقی جائزہ، اسرار البلاغۃ، تعلیم الفرائض اور السیاسۃ الشرعیۃ" کتابی صورت میں موجود ہیں۔

(۲) نومبر میں پروفیسر عبدالجبار شاکر ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔ ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ آپ اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر، بیت الحکمت لائبریری کے ڈائریکٹر، مایہ ناز مؤرخ، سیرت نگار، معروف قلمکار، عظیم سکالر اور نامور خطیب تھے۔ بڑھاپے میں بھی ہمت جوانی رکھتے اور کمرِ ہمت کس کر دعوت وتبلیغ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔

ہم دونوں مرحوم علماء کے جملہ پسماندگان اور مسلم امت سے دل کی گہرائیوں سے تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ (آمین)

جمعیت اہلحدیث بلتستان